حافظ ملت محدث مرادآبادی کے قصبہ ادری سے تعلق رکھنے والے چند ممتاز تلامذہ کا مختصر تذکرہ

تلامذۂ حافظ ملت

محمد سلیم انصاری ادروی

حافظ ملت محدث مرادآبادی کے قصبہ ادری سے تعلق رکھنے والے چند ممتاز تلامذہ کا مختصر تذکرہ

تلامذۂ حافظ ملت

محمد سلیم انصاری ادروی

نام کتاب: تلامذۂ حافظ ملت

مرتب: محمد سلیم انصاری ادروی

نظرثانی: مولانا صادق رضا سالک مصباحی

کمپوزنگ: محمد سلیم انصاری ادروی

فہرست

کچھ ضروری باتیں

یہ مختصر سی کتاب حضور حافظ ملت علامہ شاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ کے چھیالیسویں عرس مبارک (سنہ ۱۴۴۲ھ/ سنہ ۲۰۲۱ء) کی مناسبت سے فقیر نے مرتب کی ہے۔ اس کتاب میں حافظ ملت کے ان چند ممتاز تلامذہ کا مختصر تذکرہ کیا گیا ہے جن کا تعلق قصبہ ادری ضلع مئو (یو۔پی۔/ہند) سے ہے۔

اس رسالے کے تمام مشمولات راقم کی کتب تذکرہ الاکابرین اور تذکرۃ المحدثین (دونوں غیر مطبوعہ ہیں) سے ماخود ہیں۔ نیز اس کتاب میں ادری کا جو مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے وہ راقم الحروف نے اپنے جاری کردہ ماہنامہ "ماہنامہ ادری" دسمبر ۲۰۲۰ء میں شائع اپنے مضمون "قصبہ ادری "سے نقل کیا ہے۔

ایک اور ضروری بات! اس کتاب میں راقم الحروف نے حوالہ جات کا التزام نہیں کیا ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ بعض علما کی سوانح حیات کتابی شکل میں دستیاب نہیں تھیں ان کا مدار یا تو علما اور خود ان بزرگوں کے تلامذہ کی زبانی روایات یا قصبہ کے بزرگ و عمر رسیدہ حضرات کے مشاہدات پر ہے۔

از : محمد سلیم انصاری ادروی

مدیر : ماہنامہ ادری

۸ جنوری سنہ ۲۰۲۱ء

حافظ ملت علامہ شاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی

ولادت: حضور حافظ ملت علامہ شاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ (بانی جامعہ اشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ، یو۔ پی۔، ہند) اپنے عہد کی ایک نابغۂ روزگار شخصیت تھی۔ آپ کی ولادت قصبہ بھوج پور ضلع مرادآباد (اتر پردیش) میں سنہ ۱۳۱۲ھ/ سنہ ۱۸۹۴ء میں ہوئی۔ آپ کے دادا جان مولانا عبد الرحیم بھوج پوری رحمہ اللہ نے آپ کا نام شاہ عبد الرحیم محدث دہلوی رحمہ اللہ کے پوتے علامہ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ کے نام پر رکھا اور یوں فرمایا کہ ان شاء اللہ میرا یہ بچہ بھی بڑا ہو کر بہت بڑا عالم بنے گا۔ آپ کے دادا کی یہ خواہش پوری ہوئی۔ اور علامہ عبد العزیز محدث مرادآبادی بر صغیر کے بلند پایہ محدث، مدرس، مفکر اور متبحر عالم بن کر عالم اسلام میں مشہور ہوئے۔

تحصیل علم: آپ نے ابتدائی تعلیم، ناظرہ قرآن پاک اور حفظ قرآن کی تکمیل اپنے والد ماجد حافظ غلام نور علیہ الرحمہ سے کی۔ اس کے بعد اردو کی چار جماعتیں وطن عزیز بھوج پور میں پڑھیں، جبکہ فارسی کی ابتدائی کتب بھوج پور اور پیپل سانہ (ضلع مرادآباد) سے پڑھ کر گھریلو مسائل کی وجہ سے سلسلۂ تعلیم موقوف کر دیا۔ اور پھر قصبہ بھوج پور میں ہی مدرسہ حفظ القرآن میں مدرس اور بڑی مسجد میں امامت کے فرائض انجام دینے لگے۔ کچھ عرصے بعد آپ نے مولانا

حکیم محمد شریف حیدر آبادی رحمہ اللہ (تلمیذ علامہ عبد الحق خیرآبادی رحمہ اللہ) سے علم طب کی تحصیل کی۔ اس کے بعد حکیم محمد شریف کے حکم پر آپ نے ۲۷ سال کی عمر میں سنہ ۱۳۳۹ھ کو جامعہ نعیمیہ مرادآباد میں داخلہ لیا اور تحصیل علم میں مشغول ہو گئے۔ پھر سنہ ۱۳۴۲ھ میں آپ امام النحو علامہ غلام جیلانی محدث میرٹھی رحمہ اللہ کے ساتھ جامعہ معینیہ اجمیر شریف تشریف لے گئے، وہیں پر آپ نے صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمہ اللہ اور جامعہ معینیہ کے دیگر اساتذہ سے "حمد اللہ" تک تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد آپ صدر الشریعہ کے ہمراہ دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف تشریف لائے اور سنہ ۱۹۳۲ء میں دورۂ حدیث مکمل کرکے سند فراغت و دستار فضیلت حاصل کی۔

بیعت و خلافت: جب آپ اجمیر شریف میں زیر تعلیم تھے تو اسی دوران سلسلۂ قادریہ معمریہ میں شیخ المشائخ سید علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی رحمہ اللہ سے بیعت ہوئے۔ جب آپ اپنے پیر و مرشد کی سرپرستی میں چلنے والے ادارے میں صدر المدرسین کی حیثیت سے تشریف لائے تو آپ کو شیخ المشائخ نے اجازت و خلافت عطا فرمائی۔ دوسری خلافت آپ کو اپنے استاذ محترم حضرت صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی قادری رضوی علیہ الرحمہ سے حاصل تھی۔

درس وتدریس: فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ حضرت صدر الشریعہ کے حکم پر ۲۹ شوال المکرم سنہ ۱۳۵۲ھ/ ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۳۴ء کو مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور تشریف لائے اور درس وتدریس میں مشغول ہو گئے، آپ کے درس وتدریس کی شہرت دور دور تک پھیل گئی اور طلباء کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے مدرسہ اشرفیہ میں جگہ کم پڑنے لگی، تو گولا بازار مبارک پور میں سنہ ۱۳۵۳ھ میں ایک عظیم دارالعلوم قائم کیا گیا، جس کا نام مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمہ اللہ کی نسبت سے "دارالعلوم اشرفیہ مصباح العلوم" رکھا گیا۔ بعض وجوہات کی وجہ سے آپ دارالعلوم اشرفیہ سے مستعفی ہو کر جامعہ عربیہ ناگ پور چلے گئے۔مگر صدر الشریعہ کے حکم پر سنہ ۱۳۶۲ھ میں آپ دوبارہ مبارک پور واپس آئے اور تاحیات پورے اخلاص و للہیت کے ساتھ یہیں پر درس وتدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔

الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کا قیام: حافظ ملت کی کوششوں سے سنہ ۱۳۹۲ھ/ سنہ ۱۹۷۲ء میں الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کا قیام عمل میں آیا۔ شیخ المشائخ حضور اشرفی میاں، حضور مفتی اعظم ہند، حضور سید العلماء مارہروی اور حضور حافظ ملت و دیگر اکابرین علماء و مشائخین اہل سنت علیہم الرحمہ نے اس کی بنیاد اپنے دست مبارک سے رکھی۔ حافظ ملت اسی جامعہ میں تاحیات شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے۔ یہ جامعہ ہندوستان میں اہل سنت و جماعت کا مرکزی ادارہ ہے، جامعہ اشرفیہ کے فارغین **"مصباحی"** کہلاتے ہیں۔ جو ملک و بیرون ملک میں اشاعت دین و شریعت کا کام بحسن و خوبی انجام دے رہے ہیں۔

خدمت علم حدیث: آپ تبلیغی پروگرامات اور مصروفیات کثیرہ کے باوجود بخاری شریف کی دونوں جلدیں سبقا سبقا ختم کراتے، کسی مقام پر یہ نہیں فرماتے یہ حدیث گزر گئی، جتنا بھی پڑھاتے عبارت خوانی کراکے پڑھاتے، حدیث شریف کے تکرار کی وجہ بیان فرما کر باب سے حدیث شریف کی مطابقت، پھر اس حدیث پاک سے مستخرجہ مسئلہ کا بیان، مذہب حنفیت کی روایت و درایت کی روشنی میں ترجیح بیان فرما کر حدیث شریف کا ترجمہ روایت کے ترجمہ کے ساتھ کراتے۔ انہیں اوصاف کے ساتھ بخاری شریف کی دونوں جلدیں ختم ہوتیں۔ درس حدیث کے علاوہ آپ نے ۱۶۴ صفحات پر مشتمل احادیث کریمہ کا اردو ترجمہ اور اس کی عالمانہ تشریحات کا مجموعہ **"معارف حدیث"** کے نام سے قلم بند فرمایا۔

تلامذہ: ملک و بیرون ملک میں آپ کے تلامذہ کی تعداد تقریبا پانچ ہزار سے زائد ہوگی۔ آپ کے شاگردوں میں ایسے ایسے نامور و با صلاحیت علماء شامل ہیں جن پر جماعت اہل سنت کو فخر ہے۔ ان میں سے چند معروف تلامذہ کے نام درج ذیل ہیں:

● شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی اعظمی، ● قائد اہل سنت علامہ ارشد القادری بلیاوی، ● بحر العلوم علامہ مفتی عبد المنان اعظمی، ● علامہ مفتی ظفر علی نعمانی بانی دارالعلوم امجدیہ کراچی، ● شیخ الحدیث علامہ عبد الرؤف بلیاوی، ● مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی ادروی، ● قاری مصلح الدین صدیقی، ● محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری اعظمی، ● شیخ القرآن علامہ

عبد اللہ خان عزیزی، ● خطیب البراہین علامہ صوفی نظام الدین بستوی، ● علامہ سید حامد اشرف اشرفی مصباحی، ● علامہ مفتی بدر الدین احمد گورکھپوری، ● صدر العلماء علامہ محمد احمد مصباحی، ● علامہ بدر القادری، ● علامہ یٰسین اختر مصباحی، ● علامہ عبد المبین نعمانی، ● مفکر اسلام علامہ قمر الزماں اعظمی۔

تصانیف: آپ نے تدریسی، تبلیغی اور تعمیری مصروفیات کے باوجود کئی ایک کتابیں قلم بند فرمائیں۔ جن کے نام درج ذیل ہیں:

● معارف حدیث (احادیث کریمہ کا ترجمہ اور اس کی عالمانہ تشریحات کا مجموعہ)، ● حاشیہ شرح مرقات، ● فتاویٰ جامعہ اشرفیہ (دارالعلوم اشرفیہ سے پوچھے گئے سوالات کے جوابات کا مجموعہ)، ● ارشاد القرآن، ● الارشاد (ہند کی سیاست پر ایک مستقل رسالہ)، ● المصباح الجدید (بد مذہبوں کے عقائد سے متعلق ۳۰ سوالوں کے جوابات کا مجموعہ)، ● العذاب الشدید، ● انباء الغیب (علم غیب کے عنوان پر ایک اچھوتا رسالہ)، ● فرقۂ ناجیہ۔

وصال: یکم جمادی الاخریٰ سنہ ۱۳۹۶ھ/ ۳۱ مئی سنہ ۱۹۷۶ء میں جلالۃ العلم حافظ ملت علامہ شاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی ثم مبارک پوری علیہ الرحمہ کا رات ۱۱ بج کر ۵۵ منٹ پر وصال

ہوا۔ آپ کی تدفین جامعہ اشرفیہ میں عزیز المساجد کے دائیں طرف قدیم دار الاقامہ کے مغربی جانب ہوئی۔

مآخذ و مراجع۔

فیضان حافظ ملت/ ص: ۱-۲۹

ماہنامہ اشرفیہ/ ص: ۳-۴/ مارچ سنہ ۲۰۱۸ء

ماہنامہ اشرفیہ/ ص: ۲۳-۲۴

معارف حافظ ملت/ ص: ۴۵-۴۶

قصبہ ادری اور حافظ ملت

قصبہ ادری ہندوستان کے صوبہ اتر پردیش کے ضلع مئو کا ایک قصبہ ہے۔ جو شہر مئو ناتھ بھنجن سے تقریباً آٹھ کلو میٹر مشرق - شمال کی جانب آباد ہے۔ ضلع مئو کا عالمی شہرت یافتہ قصبہ مدینۃ العلماء گھوسی قصبہ ادری سے چند کلو میٹر دور مغرب - شمال کی جانب واقع ہے۔

اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ یہ قصبہ صدیوں پہلے سے آباد ہے۔ لیکن یہ قصبہ کب آباد ہوا؟ اس کا مؤسس اول کون ہے؟ اس کا جواب نہ ہی تاریخ ہند کے صفحات میں ملتا ہے اور نہ ہی کسی مستند دستاویز کے ذریعے سے۔ البتہ شیخ الحدیث علامہ ڈاکٹر عاصم اعظمی صاحب حفظہ اللہ کی لکھی کتاب "حضرت مولانا مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی کے احوال و افکار" کے مقدمہ سے اتنا ضرور پتہ چلتا ہے کہ ادری میں راج بھروں کا ایک قلعہ بھی تھا۔ مسلمانوں کی آمد سے پہلے اس علاقے کے شاداب جنگل ہندو سنیاسی اور تارک الدنیا سادھوؤں کی عبادت و ریاضت کے لئے بہت موزوں تھے، یہاں ان کے بڑے بڑے آشرم ہوا کرتے تھے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے جب میں ہائی اسکول کا طالب علم تھا۔ تب ہمارے انگریزی کے ٹیچر جِتیندر سر جو اس اسکول (جن کلیان مادھیہ مک ودھیالیہ ادری) کے پرنسپل بھی تھے نے سوال کیا کہ بتاؤ بچو! ادری کا نام ادری کیسے پڑا؟ جب کسی بھی طالب علم نے اس کا صحیح جواب

نہیں دیا تو جِتیندر سر نے بتایا کہ ادری کا نام ادری "ادری" نامی ایک شاعر کے نام پر پڑا۔ لیکن یہ ادری نامی شاعر کون تھا؟ راقم الحروف کو آج تک اس کا علم نہ ہو سکا۔

غالبا قصبہ ادری سب سے زیادہ چرچے میں اس وقت آیا جب اس قصبے میں سنی اور دیوبندی مکتبۂ فکر کے درمیان تاریخی مناظرہ ہوا تھا۔ اس مناظرے کے بعد دو کتابیں منظر عام پر آئی تھیں، پہلی "مناظرہ ادری" اور دوسری "روئیداد مناظرہ ادری"۔ یہ دونوں کتابیں پی ڈی ایف کی شکل میں گوگل پر موجود ہیں۔ یاد رہے یہ مناظرہ مناظر اہل سنت مولانا حشمت علی خان لکھنوی ثم پیلی بھیتی علیہ الرحمہ اور دیوبندی مناظر مولوی منظور نعمانی سنبھلی صاحب کے درمیان سنہ ۱۹۳۳ء میں ہوا تھا۔

ادری کے مدارس: ادری کا پہلا مدرسہ "مدرسہ فیض العزبا" تھا۔ اس کے بعد بھی بہت سے مدارس قائم ہوئے، ان میں سے بعض مدارس بند بھی ہو گئے۔ بند ہونے والے مدارس کے مختصر تعارف درج ذیل ہیں۔

مدرسہ عزیزیہ ادری: اس مدرسے کا نام حضور حافظ ملت علامہ شاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ (بانی جامعہ اشرفیہ مبارک پور) کے نام پر پڑا۔ اس میں پرائمری تک کی تعلیم ہوتی تھی۔ میں نے اس مدرسے میں کچھ دن تک انگریزی کی کوچنگ بھی کی۔ کئی سال پہلے یہ مدرسہ بند ہو گیا۔ ویسے بھی اس مدرسے سے تقریبا ۵۰ - ٦٠ میٹر کی دوری پر اہل سنت وجماعت کے دو

مدارس (مدرسہ ضیاء العلوم، مدرسہ فیض القرآن) پہلے سے ہی موجود تھے۔ اس لئے مدرسہ عزیزیہ کی کوئی خاص ضرورت نہیں تھی۔

مدرسہ فیض القرآن نسواں ادری: یہ مدرسہ مدرسہ ضیاء العلوم، مدرسہ فیض القرآن اور مدرسہ عزیزیہ کے سامنے تھا۔ حافظ ناصر صاحب (المعروف بہ ناصر حافظ جی پکوڑی والے) جن سے میں نے قرآن مجید کا درس حاصل کیا جب تک اس مدرسے میں پڑھاتے رہے تب تک یہ مدرسہ باقی رہا۔ ان کے علاحدہ ہو جانے کے بعد یہ مدرسہ بھی بند ہو گیا۔

مدرسہ امجدیہ ادری: اس مدرسے کا نام صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ (مصنف بہار شریعت) کے نام پر پڑا۔ جب مفتی مجیب الاسلام صاحب دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف سے واپس ادری آئے تو آپ ہی کی کوششوں سے سنہ ۱۹۶۱ء میں جامع مسجد اہل سنت ادری میں یہ مدرسہ قائم ہوا۔ بعد میں یہ مدرسہ شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی اعظمی اور شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی (مصنف :سیرت مصطفیٰ ﷺ) علیہما الرحمہ کی موجودگی میں مدرسہ ضیاء العلوم میں ضم کر دیا گیا۔

اب ادری کے ان سنی مدارس کا مختصر تعارف ملاحظہ فرمائیں، جو اس وقت تعلیمی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

مدرسہ عربیہ رضویہ ضیاء العلوم رضانگر ادری: یہ مدرسہ سنہ ۱۹۴۷ء میں مفتی مجیب الاسلام صاحب نے قائم کیا۔ اس کی سنگ بنیاد اس دور کے جید اکابر علمائے اہل سنت مثلا صدر الشریعہ، حافظ ملت، مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خاں بریلوی اور محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد قادری چشتی (بانی دارالعلوم مظہر اسلام فیصل آباد) علیہم الرحمہ نے رکھی۔ اس مدرسے میں قاعدہ بغدادی تا درس نظامی تک کی تعلیم ہوتی ہے۔ ادھر کچھ سالوں سے مدرسہ ضیاء العلوم نسواں میں درس بخاری تک کی تعلیم ہونے لگی ہے۔

مدرسہ فیض القرآن چھوٹی باغ ادری: یہ مدرسہ ضیاء العلوم سے تقریبا ۱۵ - ۲۰ میٹر کی دوری پر ہے۔ کچھ سال پہلے تک ان دونوں مدرسوں کے درمیان ایک تالاب بہتا تھا اور آج بھی بہہ رہا ہے۔ لیکن کچھ سال قبل اس کے اوپر ایک نالا بن گیا ہے جس کی وجہ سے یہ دونوں مدارس اب کافی قریب ہو گئے ہیں ۔ اس مدرسے میں قاعدہ بغدادی تا حفظ قرآن تک کی تعلیم ہوتی ہے۔ راقم الحروف نے یہاں درجہ تین تک تعلیم حاصل کی ہے۔

مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم وکلیۃ الصالحات حشمت نگر ادری: اس مدرسے میں قاعدہ بغدادی تا حفظ قرآن تک کی تعلیم ہوتی ہے۔ اس کا اپنا ایک نسواں بھی ہے۔ جس میں غالبا درس نظامی کی تعلیم بھی ہوتی ہے۔

مدرسہ عربیہ بیت العلوم خالص پور ادری: اس مدرسے میں قاعدہ بغدادی تا حفظ قرآن تک کی تعلیم ہوتی ہے۔ رئیس التحریر علامہ یٰسین اختر مصباحی ادروی حفظہ اللہ نے اسی مدرسے میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔

ادری شریف میں اکابر علمائے اہل سنت کی آمد: ایک دور تھا جب یہ قصبہ **"ادری شریف"** کے نام سے مشہور تھا۔ کثیر تعداد میں اکابر علمائے اہل سنت نے اس زمین پر اپنا قدم مبارک رکھا۔ جن میں صدر الشریعہ، مفتی اعظم ہند، محدث اعظم ہند علامہ سید محمد محدث کچھوچھوی، محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد قادری، صدر الافاضل علامہ سید نعیم الدین مفسر مرادآبادی، علامہ حشمت علی خان لکھنوی، حافظ ملت، صوفی نظام الدین محدث بستوی، بحر العلوم علامہ عبد المنان اعظمی مبارک پوری، شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی، علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی اور تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خاں ازہری محدث بریلوی علیہم الرحمہ وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

قصبہ ادری میں حافظ ملت کی آمد: میرے دادا (محمد احمد صاحب) بیان کرتے ہیں کہ میں نے تقریبا چالیس بار حافظ ملت کو قصبہ ادری میں آتے جاتے دیکھا ہے۔ آپ علیہ الرحمہ زیادہ تر دارالعلوم اشرفیہ/جامعہ اشرفیہ مبارک پور کا چندہ کرنے کے لئے بزریعۂ ٹرین ادری آیا کرتے تھے۔ نیز مدرسہ عربیہ ضیاء العلوم ادری کے جلسہ سنگ میں بھی آپ شریک ہوئے تھے۔ بعد ازاں مدرسہ ضیاء العلوم کے جلسہ دستار بندی میں بھی شرکت فرماتے رہے۔

ادری اور الجامعۃ الاشرفیہ : میرے دادا فرماتے ہیں: حافظ ملت نے جامعہ اشرفیہ قائم کرنے کے لئے قصبہ ادری کے شمال - مغرب میں موجود **"بچلا میدان"** کی وسیع زمین خریدنی چاہی۔ مگر بعض وجوہات کی وجہ سے وہ زمین حاصل نہ ہو سکی۔ چنانچہ حافظ ملت نے مبارک پور آبادی سے دور زمین لے کر جامعہ اشرفیہ قائم کیا۔ اگر بچلا میدان والی زمین حاصل ہو جاتی تو یہ عظیم الشان ادارہ ہمارے قصبے کی زینت ہوتا۔

ادری میں حافظ ملت کے ممتاز تلامذہ : حافظ ملت محض ایک استاذ ہی نہیں بلکہ استاذ الاساتذہ تھے۔ آپ کے تلامذہ صرف بر صغیر میں ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔قصبہ ادری میں بھی آپ کے بہت سے شاگرد پیدا ہوئے۔ جن میں سے چند ممتاز تلامذہ کا مختصر تعارف آگے پیش کیا جا رہا ہے۔

مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی

ولادت: مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی ادروی علیہ الرحمہ حضور مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ کے خلیفہ اور بانی جامعہ اشرفیہ حضور حافظ ملت علامہ شاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ کے خاص شاگرد تھے۔ آپ ایک ذہین مفتی، مدرس، ادیب اور کئی مدارس اسلامیہ کے بانی تھے۔ علامہ ڈاکٹر عاصم اعظمی حفظہ اللہ (شیخ الحدیث جامعہ شمس العلوم گھوسی :مئو) نے آپ کی تاریخ ولادت ایک اندازے کے مطابق سنہ ۱۳۳۵ھ/ ۱۳۳۶ھ کے آس پاس لکھی ہے۔

تحصیل علم: مفتی نسیم اعظمی نے مدرسہ فیض العزبا ادری میں قرآن مجید کا ناظرہ کیا اور اردو کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ آگے کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے آپ کے والد حاجی سراج الدین ابن حاجی ولی اللہ علیہ الرحمہ نے آپ کو مدرسہ حنفیہ امروہہ ضلع مرادآباد بھیج دیا۔ مدرسہ حنفیہ میں آپ نے علامہ خلیل احمد کاظمی محدث امروہوی، شیخ العلماء مولانا غلام جیلانی علیہما الرحمہ وغیرہ سے چند سال تک درس حاصل کیا۔ امروہہ چھوڑنے کے بعد آپ دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور میں حافظ ملت، علامہ شمس الحق گجہڑوی، علامہ سید سلیمان بھاگل پوری علیہم الرحمہ سے درس نظامی

کے متوسطات کا درس لیا۔ اشرفیہ ترک کرنے کے بعد آپ مدرسہ حافظیہ سعیدیہ دادوں ضلع علی گڑھ جاکر صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ کے حلقۂ درس میں شامل ہو گئے۔ اور علی گڑھ کے بعد مرکزی دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف میں محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد، شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی ازہری، علامہ عبد العزیز محدث بجنوری علیہم الرحمہ سے صحاح ستہ، تفسیر بیضاوی، اور دیگر منتہی کتابوں کا درس لیا اور شعبان ۱۳۶۰ھ میں فارغ التحصیل ہوئے۔

بیعت و خلافت: امروہہ میں تحصیل علم کے دوران مدرسہ حنفیہ میں شیخ طریقت حافظ حسن صاحب علیہ الرحمہ سے سلسلۂ نقشبندیہ میں بیعت ہو گئے اور بریلی شریف میں قیام کے دوران حضور مفتی اعظم ہند نے آپ کو سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کی خلافت سے سرفراز کیا۔

تدریسی و تعمیری خدمات: مفتی نسیم اعظمی ایک بہترین مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ تعمیری و تنظیمی کارنامہ انجام دینے میں بھی ماہر تھے۔ آپ نے جن مدارس میں تدریسی خدمات انجام دیں اور جن مدارس کی تعمیر و تاسیس میں حصہ لیا ان کے نام درج ذیل ہیں۔

مدرسہ رحمانیہ رسڑا ضلع بلیا، مدرسہ اشرفیہ ضیاءالعلوم خیرآباد مئو، مدرسہ عربیہ رضویہ ضیاء العلوم ادری مئو، دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف، مدرسہ امجدیہ ادری مئو، مدرسہ صدرالعلوم

گورکھپور، مدرسہ عربیہ اظہارالعلوم جہانگیر گنج، دارالعلوم غوثیہ سلیم پور، مدرسہ حنفیہ بحرالعلوم کھیری باغ مئو، مدرسہ گلشن رضا چھپیا ضلع مہاراج گنج، مدرسہ شمسیہ تیغیہ بھدوہی۔

مدرسہ ضیاء العلوم ادری کا قیام: سنہ ۱۳٦٦ھ (۱۹۴۷ء) میں آپ نے اپنے قصبہ ادری میں یہ مدرسہ قائم کیا۔ مدرسہ ضیاء العلوم ادری کے جلسہ سنگ بنیاد میں صدر الشریعہ، حضور مفتی اعظم ہند، حافظ ملت اور محدث اعظم پاکستان علیہم الرحمہ وغیرہ تشریف لائے اور ان اکابرین اہل سنت نے سنگ بنیاد کی رسم ادا کی۔ یہ مدرسہ اس وقت ادری میں اہل سنت وجماعت کا مرکزی ادارہ ہے۔

تلامذہ: آپ کے چند مشہور شاگردوں کے نام یہ ہیں۔

شیخ الحدیث مولانا محمد اعجاز احمد خاں مصباحی ادروی سابق شیخ الحدیث دارالعلوم تدریس الاسلام بسڈیلہ سنت کبیر نگر، مفتی محمد ظہیر حسن قادری ادروی سابق شیخ الحدیث فیض العلوم محمد آباد مئو، مولانا محمد خالد رضا بریلوی، مولانا قاری اسمعیل خالص پوری، مولانا صلاح الدین مظفر پوری، مولانا محمد بشیر پورنپوری، مولانا مرغوب حسن ادروی، مولانا انوار احمد گھوسوی وغیرہم۔

حج و زیارت: مفتی صاحب کو سنہ ۱۹۹۰ء میں حج بیت اللہ اور در رسول ﷺ پر حاضری دینے کا شرف حاصل ہوا، فریضہ حج ادا کرنے کے بعد آپ روضۂ رسول ﷺ پر حاضر ہوئے اور گنبد خضریٰ پر نظر پڑھتے ہی آپ نے اپنا لکھا یہ کلام بارگاہ اقدس میں پیش کیا۔

ع

حاضر در ہے غلام آپ ﷺ کا ہے شرابور عصیاں غلام آپ ﷺ کا

آپ ﷺ محبوب حق ہیں حبیب خدا ہم پہ واجب ہوا احترام آپ ﷺ کا

فتویٰ نویسی: دار العلوم مظہر اسلام، مدرسہ امجدیہ ادری، مدرسہ ضیاء العلوم ادری، دارالعلوم غوثیہ سلیم پور، بحر العلوم مئو اور مدرسہ تیغیہ میں قیام کے دوران آپ نے ہزاروں فقہی استفسارات کے مدلل جوابات تحریر کئے۔ بریلی شریف میں نو سالہ قیام کے دوران آپ کے اکثر و بیشتر فتوؤں پر مفتی اعظم ہند کی مہر تصدیق ہوتی تھی۔

فتاویٰ رضویہ: آپ نے فتاویٰ رضویہ جلد سوم، چہارم، پنجم مکمل نیز مولانا سبحان اللہ امجدی علیہ الرحمہ کے ساتھ جلد ہفتم و ہشتم کی صاف شفاف نقل تیار فرمائی، جو کہ ایک بہت مشکل کام تھا، کیوں کہ فتاویٰ رضویہ کی اشاعت نہ ہونے کی وجہ سے قلمی نسخے کی عبارتیں کٹ پٹ چکی تھیں۔ یہ قلمی نسخہ جناب امتیاز احمد اعظمی ادروی صاحب کے گھر موجود ہے۔

شامی کا قلمی نسخہ: آپ نے خاتم المحققین علامہ ابن عابدین شامی حنفی علیہ الرحمہ کے **فتاویٰ شامی** کے **کتاب الصلوۃ** کا قلمی نسخہ لکھ کر مدرسہ ضیاء العلوم ادری کی لائبریری میں وقف کر دیا۔

جد الممتار کا قلمی نسخہ : شامی پر مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں حنفی قادری علیہ الرحمہ نے عربی حاشیہ لکھا جو **جد الممتار علی رد المحتار** کے نام سے شائع ہوا۔ **مجاہد ملت مولانا** حبیب الرحمن اڑیسوی علیہ الرحمہ کے اصرار پر مفتی صاحب نے جد الممتار کو نقل کر کے مجاہد ملت کے حوالے کر دیا۔

تصنیفی خدمات: ماہنامہ نوری کرن، ماہنامہ پاسبان الہٰ آباد، اعلی حضرت نمبر اور جہان مفتی اعظم ہند میں مفتی مجیب الاسلام صاحب کے مضمون و فتاویٰ شائع ہوتے تھے، علاوہ ازیں آپ نے چند کتب بھی قلم بند کیں، جو درج ذیل ہیں۔

بہار نماز

مجلس شرعی مبارک پور

آئینۂ وہابیت

سوانح مولانا نیاز محمد و حافظ قطب الدین علیہما الرحمہ

وصال: حضرت مفتی مجیب الاسلام صاحب علیہ الرحمہ ۱۹ ذی قعدہ سنہ ۱۴۳۰ھ مطابق ۸ نومبر ۲۰۰۹ء کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ حضرت مولانا نصیر الدین مصباحی حفظہ اللہ استاذ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مفتی صاحب کی نماز جنازہ میں راقم السطور کو بھی شریک ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

ماخذ و مراجع۔

حضرت مولانا مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی کے احوال و افکار /ص:۲۶ -۹۳

مولانا محمد سلطان ادروی

ولادت: خلیفۂ مفتی اعظم ہند مولانا سلطان صاحب ادروی علیہ الرحمہ اپنے استاذ مولانا مفتی ظہیر حسن قادری ادروی علیہ الرحمہ (ولادت:۱۹۳۷ء - وصال:۲۰۲۰ء) سے کچھ سال چھوٹے تھے۔ آپ ضلع اعظم گڑھ کی ایک مشہور آبادی "ادری" میں پیدا ہوئے، جو موجودہ دور میں ضلع مئو کا ایک قصبہ ہے، اس قصبے کی تہذیب و ثقافت کا نقشہ کھینچتے ہوئے کسی شاعر نے کیا خوب کہا۔

ع

بڑی ہنس مکھ بڑی خندہ جبیں معلوم ہوتی ہے
تیری تصویر بھی تجھ سے حسیں معلوم ہوتی ہے

یہاں کا ذرہ ذرہ مست ہے صہبائے اردو سے
یہ ادری کی زمیں کیسی حسیں معلوم ہوتی ہے

تعلیم: آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے قصبہ ادری میں مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی علیہ الرحمہ کے قائم کردہ ادارہ مدرسہ عربیہ رضویہ ضیاء العلوم میں حاصل کی، پھر آگے کی تعلیم حاصل کرنے

کے لیے دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور تشریف لے گئے، اشرفیہ کے بعد آپ دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف پہنچے، اور مظہر اسلام میں علوم و فنون کی تحصیل و تکمیل کرکے دستار فضیلت و سند فراغت حاصل کی۔

اساتذہ: آپ کے چند نامور اساتذہ کے نام درج ذیل ہیں۔

حافظ ملت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی، شیخ الحدیث علامہ عبدالرؤف بلیاوی، شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی اعظمی، مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی، شیخ الحدیث مفتی ظہیر حسن ادروی علیہم الرحمہ۔

بیعت و خلافت: سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ میں آپ حضور مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ سے بیعت تھے۔ نیز مفتی اعظم ہند نے آپ کو اجازت و خلافت بھی عنایت فرمائی۔

درس وتدریس: فراغت کے بعد آپ مسند تدریس پر رونق افروز ہوئے، آپ نے جن مدارس اسلامیہ میں تدریسی خدمات انجام دیں ان مدارس کے نام یہ ہیں۔

مدرسہ عربیہ رضویہ ضیاء العلوم ادری ضلع مئو، مدرسہ فیض العلوم محمد آباد ضلع مئو، مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد ضلع مئو، مدرسہ منظر حق ٹانڈ، مدرسہ عربیہ اظہار العلوم جہانگیر گنج، مدرسہ عربیہ سلطان پور۔

تلامذہ: آپ کے چند شاگردوں کے نام درج ذیل ہیں۔

صدر العلماء علامہ محمد احمد مصباحی، مولانا محمد جعفر صادق اعظمی، مولانا عرش محمد برکاتی، مولانا اظہار المصطفیٰ، مولانا بدر عالم مصباحی، مولانا شکیل احمد برکاتی، مولانا اختر کمال قادری۔

مجموعہ اعمال شریف: چند روز قبل مولانا سلطان صاحب کے کمرے میں فقیر کو یہ (مجموعہ اعمال شریف) غیر مطبوعہ کتاب دیکھنے کو ملی۔ مولانا سلطان کے پوتے مولانا حسان اس کتاب کے بارے میں بتا رہے تھے کہ میرے دادا نے یہ کتاب ایک رات میں تحریر فرمائی۔ یہ کتاب ۲۱۱ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کا اصل قلمی نسخہ غالبا مولانا سلطان صاحب اپنے پیر و مرشد مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کو دکھانے گئے تھے یا انہیں کو دے کر چلے آئے۔

وصال: ۱۱ صفر سنہ ۱۴۳۹ھ/ یکم نومبر سنہ ۲۰۱۷ کو مولانا سلطان صاحب رضوی ادروی علیہ الرحمہ کا وصال ہوا۔ آپ کی تدفین ادری میں مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی علیہ الرحمہ کی مزار شریف سے تقریبا ۱۰۰ قدم کی دوری پر مغرب - شمال کی جانب ہوئی۔

شیخ الحدیث علامہ اعجاز احمد خاں صاحب مصباحی

ولادت: اعجاز ملت علامہ اعجاز احمد خاں صاحب مصباحی ادروی علیہ الرحمہ سابق شیخ الحدیث دارالعلوم تدریس الاسلام بسڑیلہ ضلع سنت کبیر نگر جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۴۵ھ/ ۱۲ نومبر سنہ ۱۹۲۶ء کو ضلع اعظم گڑھ کے قصبہ ادری (اب ضلع مئو) میں پیدا ہوئے۔

تعلیم: علامہ اعجاز نے ناظرہ قرآن پاک اور ابتدائی عربی کی کتابیں وغیرہ ادری کے دیگر اساتذہ سے پڑھنے کے بعد بانی مدارس کثیرہ مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی ادروی علیہ الرحمہ (تلمیذ حافظ ملت، خلیفہ :مفتی اعظم ہند علیہما الرحمہ) سے سکندر نامہ نظامی اور سہیلی فارسی کتب کا درس حاصل کیا۔ سنہ ۱۹۴۲ء میں مدرسہ چشمۂ رحمت غازی پور میں داخلہ لے کر مفتی رضوان الرحمن بدایونی علیہ الرحمہ کے زیر سایہ قدوری تک کی تعلیم حاصل کی، سنہ ۱۹۴۵ء میں دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور تشریف لے گئے اور ۵ سال تک حافظ ملت محدث مرادآبادی کے زیر سایہ علوم و فنون کی تحصیل و تکمیل کرنے کے بعد ۱۰ شعبان سنہ ۱۳۶۹ھ/ سنہ ۱۹۵۰ء کو دارالعلوم اشرفیہ کے اساتذہ کے علاوہ محدث اعظم ہند سید محمد محدث کچھوچھوی، محدث ثناء اللہ اعظمی مئوی، مولانا محبوب اشرفی علیہم الرحمہ وغیرہ کی موجودگی میں دستار فضیلت سے سرفراز ہوئے۔

اساتذہ: آپ کے چند مشہور اساتذہ کے نام درج ذیل ہیں۔

حضور حافظ ملت علامہ شاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی، شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی ازہری، شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، شیخ الحدیث علامہ غلام جیلانی اعظمی، شیخ الحدیث علامہ عبد الرؤف بلیاوی، مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی ادروی، مفتی رضوان الرحمن بدایونی، علامہ محمد سلیمان صاحب بھاگل پوری علیہم الرحمہ۔

بیعت و خلافت: ۲۸ سال کی عمر میں جب علامہ اعجاز صاحب عرُس سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمہ کے موقع پر اجمیر شریف تشریف لے گئے تو وہاں مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ سے سلسلۂ قادریہ برکاتیہ رضویہ میں بیعت ہوئے۔ جب آپ سنہ ۱۹۶۲ء میں پہلی بار حج و زیارت کے لیے حجاز مقدس پہنچے تو وہاں قطب مدینہ علامہ ضیاء الدین مہاجر مدنی علیہ الرحمہ (تلمیذ: مولانا وصی احمد محدث قادری سورتی، خلیفہ: امام احمد رضا محدث بریلوی علیہما الرحمہ) نے آپ کو اجازت و خلافت سے نوازا۔

تدریس: سنہ ۱۹۵۰ء میں درس نظامی کی تکمیل کے بعد ۲۸ جولائی سنہ ۱۹۵۰ء کو حافظ ملت نے آپ کو اتر پردیش کے ضلع بستی کے موضع بسڈیلہ میں تدریسی خدمات انجام دینے کے لیے بھیج دیا، یہ موضع (بسڈیلہ) اب ضلع سنت کبیر نگر کی تحصیل خلیل آباد کا ایک قصبہ ہے۔ جہاں

مدرسہ تدریس الاسلام نام سے ایک چھوٹا سا مکتب تھا، علامہ اعجاز نے اس مکتب کو حیرت انگیز ترقی بخشی اور اسے مکتب سے دارالعلوم میں تبدیل کر دیا۔ جو "دارالعلوم تدریس الاسلام" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ علامہ اعجاز صاحب سنہ ۱۹۵۸ء میں ادری سے ہجرت کرکے مع اہل و عیال بسڈیلہ میں قیام پزید ہو گئے۔ تدریس الاسلام میں آپ سنہ ۱۹۹۲ء کو شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہوئے، اور تاحیات اسی تدریس الاسلام کے شیخ الحدیث رہے۔

حج و زیارت: آپ کو تین بار (سنہ ۱۹۶۲ء، سنہ ۱۹۷۷ء اور سنہ ۲۰۰۳ء)حج و زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔

وصال: ۳۰ دسمبر سنہ ۲۰۱۹ء کو حضرت علامہ مفتی اعجاز احمد خاں صاحب ادروی علیہ الرحمہ کا وصال ہوا، آپ کی تدفین بسڈیلہ ضلع سنت کبیر نگر میں ہوئی۔

ماخذ و مراجع۔

علامہ اعجاز احمد خان ادروی_____حیات و خدمات/ص :۶۴-۶۵

مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی_______احوال و افکار/ص: ۳۱

شیخ الحدیث مفتی ظہیر حسن صاحب قادری ادروی

ولادت: شیخ الحدیث مفتی ظہیر حسن صاحب قادری ادروی علیہ الرحمہ (سابق صدر رویت ہلال کمیٹی اہل سنت وجماعت ادری:مؤ) کی ولادت باسعادت سنہ ۱۹۳۷ء کو قصبہ ادری ضلع اعظم گڑھ (اب ضلع مؤ)میں ہوئی، آپ کے آباؤ اجداد صدیوں پہلے بلونجا ضلع بلیا سے ترک وطن کرکے ادری میں آبسے تھے۔ اور یہاں کے صنعتی کاروبار سے منسلک ہو گئے۔

ابتدائی تعلیم: مفتی صاحب نے ناظرہ فارسی وعربی ابتدا تا کافیہ بانی مدرسہ ضیاءالعلوم مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی علیہ الرحمہ (تلمیذ: حافظ ملت، خلیفہ :حضور مفتی اعظم ہند علیہما الرحمہ) کے زیر سایہ پڑھا۔ آپ مدرسہ ضیاءالعلوم کے اولین فضلاء میں سے تھے۔ ضیاءالعلوم کے بعد آپ نے دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور میں داخلہ لیا۔ اشرفیہ میں شرح جامی تا دورہ حدیث اور فن تجوید و قرأت کی تحصیل و تکمیل کے بعد شعبان المعظم ۱۳۷۸ھ /۱۹۵۹ء میں آپ نے دارالعلوم اشرفیہ سے دستار فضیلت و سند فراغت حاصل کی۔

اساتذہ: آپ کے چند نامور اساتذۂ کرام کے نام درج ذیل ہیں۔

حافظ ملت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی، شیخ الحدیث حافظ علامہ عبدالرؤف بلیاوی، شیخ الحدیث بحرالعلوم علامہ عبدالمنان اعظمی، شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفی اعظمی، مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی، علامہ قاری محمد یحییٰ مبارک پوری، علامہ علی احمد مبارک پوری، مولانا مظفر حسن ظفر ادیبی۔

بیعت: سنہ ۱۹۴۷ء میں جب مدرسہ عربیہ رضویہ ضیاءالعلوم ادری کی بنیاد رکھنے کے لئے حضرت صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی، محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد اور مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خاں بریلوی علیہم الرحمہ وغیرہ ادری تشریف لائے تو زمانۂ طالب علمی میں ہی مفتی صاحب حضور مفتی اعظم ہند کے دست اقدس پر "سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ" میں بیعت ہو گئے تھے۔

تدریسی خدمات: مفتی ظہیر حسن صاحب نے تقریبا ۵۸ سال (سنہ ۱۹۶۰ -سنہ ۲۰۱۸) تک جن درس گاہوں کی مسند تدریس کو رونق بخشی ان مدارس اسلامیہ کے نام درج ذیل ہیں۔

دارالعلوم تدریس الاسلام بسڈیلہ، بستی

مدرسہ علیمیہ انوار العلوم دامودرپور، مظفرپور

مدرسہ فیض العلوم محمدآباد گوہنہ، مئو

دارالعلوم شاہ عالم احمدآباد، گجرات

مدرسہ رضاءالعلوم کنہواں سیتامڑہی، بہار

دارالعلوم منظر حق ٹانڈہ

دارالعلوم علیمیہ جمداشاہی بستی

جامعہ فاروقیہ بنارس

جامعہ حنفیہ غوثیہ بنارس

دارالعلوم ضیاءالعلوم خیرآباد، مئو

مدرسہ ضیاء العلوم ادری، مئو

تلامذہ: آپ نے تقریبا ۵۸ سال تک ملک کے مختلف مدارس میں درس دیا اس لئے آپ کے تلامذہ کی تعداد بہت زیادہ ہے، چند تلامذہ کے نام درج ذیل ہیں۔

سابق مفتی اعظم نیپال مفتی جیش محمد مصباحی، حافظ شاہ اخلاق احمد نوری یوسفی، مفتی اعظم ہالینڈ مولانا شفیق الرحمن بستوی، مفتی نعیم اختر عرف محفوظ الرحمن خان، مولانا محمد جعفر صادق صاحب اعظمی، مولانا مرغوب حسن صاحب ادروی، مولانا محمد ابراہیم سیتامڑھی، قاری محمد ضیاء صاحب، حافظ محمد احمد ٹانڈہ، قاری اسمعیل لندن۔

نوٹ: مفتی صاحب کے صاحب زادے مولانا ارشد صاحب بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ مفتی اعظم ہند مولانا سلطان صاحب ادروی علیہ الرحمہ خاتم المحققین علامہ ابن عابدین شامی حنفی رحمۃ اللہ

علیہ کی ردالمحتار مفتی صاحب کے گھر سبقا پڑھنے جاتے تھے جب مفتی صاحب تعطیل کلاں میں ادری تشریف لاتے۔

وصال: ۲۲ ذی الحجہ سنہ ۱۴۴۱ھ /۱۳ اگست سنہ ۲۰۲۰ء کی شب میں مفتی ظہیر حسن صاحب کا وصال ہوا، آپ کی نماز جنازہ شہزادۂ صدرالشریعہ محدث کبیر علامہ ضیاءالمصطفیٰ قادری حفظہ اللہ بانی و شیخ الحدیث جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی ضلع مئو نے پڑھائی۔ راقم الحروف کو بھی مفتی صاحب کے جنازے و تدفین میں شریک ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

علامہ یٰسین اختر مصباحی

ولادت: رئیس التحریر علامہ یٰسین اختر مصباحی ادروی حفظہ اللہ بانی دار القلم دہلی ۱۲ فرور سنہ ۱۹۵۳ء کو خالص پور قصبہ ادری ضلع اعظم گڑھ (اب ضلع مئو) میں پیدا ہوئے۔

آپ ایک عظیم محقق، مؤرخ، ادیب، مصنف، مؤلف اور مدرس ہیں۔

تعلیم: آپ نے ناظرہ قرآن شریف اور اردو وغیرہ کی ابتدائی تعلیم مدرسہ بیت العلوم خالص پور میں حاصل کی، نیز اردو و فارسی کی ابتدائی کتابیں مدرسہ عربیہ ضیاء العلوم ادری اور مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد میں پڑھیں۔ درس نظامی کی اعلیٰ تعلیم کے لیے جامعہ اشرفیہ مبارک پور تشریف لے گئے، اور وہیں سنہ ۱۳۹۰ھ/ سنہ ۱۹۷۰ء کو دستار فضیلت و سند فراغت حاصل کی۔

اساتذہ: آپ کے چند مشہور اساتذہ کے نام درج ذیل ہیں۔

حافظ ملت علامہ شاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی، شیخ الحدیث علامہ عبد الرؤف بلیاوی، بحر العلوم علامہ عبد المنان اعظمی مبارک پوری، قاضی شریعت مولانا محمد شفیع مبارک پوری علیہم الرحمہ۔

بیعت و خلافت: حضور مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ سے آپ کو شرف بیعت اور محدث الحرمین علامہ سید محمد بن علوی مالکی علیہ الرحمہ سے سلاسل و اسانید کی اجازت حاصل ہے۔

درس و تدریس: فراغت کے بعد آپ سنہ ۱۹۷۱ء کو دار العلوم غریب نواز میں بحیثیت مدرس تشریف لے گئے، سنہ ۱۹۷۴ سے لے کر سنہ ۱۹۸۲ء تک آپ جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں شیخ الادب کے منصب پر فائز رہے۔ اس کے بعد جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی میں ۱۹۸۸ء سے ۱۹۹۰ء تک استاذ اسلامیات کی حیثیت سے تعلیم و لیکچر دیتے رہے۔

عہدہ و ذمہ داریاں: آپ مختلف اداروں و تنظیموں کے بانی، سرپرست یا رکن ہیں۔ جس کی فہرست نیچے پیش کی جا رہی ہے۔

المجمع اسلامی مبارک پور : بانی و رکن

کل ہند مسلم لاء کانفرنس : نائب صدر

دار القلم دہلی : بانی و مہتمم

جامعہ الفرقان گوونڈی ممبئی : محرک و منصوبہ ساز

مسلم کنونشن اتر پردیش : بانی و رکن

دارالعلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ ساؤتھ افریقہ : محرک و منصوبہ ساز

مسلم مشاورتی بورڈ : بانی و صدر

مسلم فاونڈیشن لکھنؤ : بانی و صدر

تصانیف: مختلف موضوعات پر لکھی ہوئیں آپ کی بہت سی تصنیفات وتالیفات بر صغیر پاک و ہند سے شائع ہو چکی ہیں، جن میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں۔

خصائص رسول ﷺ، ہندوتو و ہندوستانی مسلمان، اصلاح فکر و اعتقاد، آفتاب و ماہتاب، علامہ فضل حق خیرآبادی، امام احمد رضا اور تحریکات جدیدہ، امام احمد رضا اور رد بدعات و منکرات، امام احمد رضا کی محدثانہ عظمت، امام احمد رضا کے وصایا پر اجمالی نظر، معارف کنز الایمان، اویس زماں مولانا فضل رحمن گنج مرادآبادی، انقلاب ۱۸۵۷ء، آیات جہاد کا قرآنی مفہوم، بابری مسجد کی تعمیر نو، تعارف اہل سنت، قائدین تحریک آزادی، گنبد خضریٰ، المدیح النبوی (عربی)، جشن عید میلاد

النبی ﷺ، سواد اعظم نقوش فکر، تین طلاق کا شرعی حکم،ہم ا اور ہمارا ہندوستان، عرفان مذہب و مسلک، مسلم پرسنل لاء کا تحفظ، شارح بخاری۔

مآخذ و مراجع۔

فروغ رضویات میں فرزندان اشرفیہ کی خدمات/ص :۲۶۸-۲۷۱

❁ ❁ ❁ ❁ ❁